از عدالت اعظمیٰ

مہاراجہ پراویر چندر بھانجی دیو کا کتیہ

بمقابلہ

ریاست مدھیہ پردیش

(جعفر امام، جے۔ ایل۔ کپور، کے۔ سی۔ داس گپتا، رگھوبر دیال اور
این۔ راجگو پالا ایانگر، جسٹسز)

"حکمران" - صدر کی طرف سے تسلیم - چاہے سابق حکمران آئین سے باہر مقاصد کے لیے-مفعول، ہندوستان کے آئین کا مطلب، آرٹیکل 366(22)- مدھیہ پردیش ملکیتی حقوق کا خاتمہ (جائیداد، محل، الگ الگ زمین) ایکٹ، 1950 (M. P. I آف 1951)، دفعہ 2(m)

اپیل کنندہ ریاست باسٹر کا حکمران تھا جسے بعد میں ریاست مدھیہ پردیش کے ساتھ ضم کر دیا گیا۔ انہیں صدر نے آئین کے آرٹیکل 366(22) کے تحت بطور حکمران تسلیم کیا تھا۔ مدعا علیہ نے مدھیہ پردیش ابالیشن آف پروپرائٹری رائٹس (اسٹیٹ، محل، ایلینیٹڈ لینڈز) ایکٹ، 1950 کے تحت اپیل کنندہ کی کچھ زمینیں دوبارہ شروع کیں۔ اپیل کنندہ نے استدلال کیا کہ وہ اب بھی حکمران ہے سابق حکمران نہیں اور اس طرح نہیں آیا۔ ایکٹ میں دی گئی "مالک" کی تعریف کے اندر۔

کہا گیا کہ اپیل کنندہ ایکٹ کے مقاصد کے لیے سابق حکمران تھا اور ان افراد کے طبقے کے اندر تھا جو نام کے ساتھ 'مالک' کی تعریف میں شامل تھے اور ایکٹ کے دائرہ کار میں تھے۔ حقیقت میں اپیل کنندہ ایک سابق تھا-حکمران۔ وہ پرائیو پرس کے مقاصد کے لیے ایک حکمران تھا جس کی اسے ضمانت دی گئی تھی۔ آرٹیکل 366(22) میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس کے تحت عدالت اس شخص کو آئین سے باہر کے مقاصد کے لیے حکمران سمجھے۔ حاصل کی گئی زمینوں کے حوالے سے بھی ایک مفاد ارتھا جو کہ کرایہ یا ٹیکس کی

ادائیگی سے مستثنٰی تھا۔"مافیدار" کی اصطلاح لازمی طور پر کسی ریاست یا کسی ریاست کے حکمران کے گرانٹی تک محدود نہیں تھی؛ وہ زمین کا مالک ہوسکتا ہے۔ جو کرایہ یا ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنٰی تھا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1954 کی سول اپیل نمبر 198۔

متفرق میں سابق ناگپور ہائی کورٹ کے 16 اکتوبر 1952 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔عرضی نمبر 1231 از 1951۔

ایم۔ایس۔کے ساستری، اپیل کنندہ کے لیے۔

ایچ۔ایل۔کھاسکالم، بی۔کے۔بی نائیڈو اور آئی۔این۔شروف، مدعا کے لیے۔

18 نومبر 1960 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس امام-یہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست کو خارج کرنے والے ناگپور ہائی کورٹ کے فیصلے سے اپیل ہے۔ہائی کورٹ نے آئین کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت تصدیق کی کہ اس کیس میں آئین کی تشریح کے حوالے سے قانون کا ایک اہم سوال شامل ہے۔اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ ریاست بیسٹر کا حکمران تھا۔ ہندوستانی آزادی ایکٹ، 1947 کی منظوری کے بعد، اپیل کنندہ نے 14 اگست 1947 کو ہندوستان کے تسلط سے الحاق کے ایک آلے پر عمل درآمد کیا۔اس کے بعد، اس نے ڈومینین آف انڈیا کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے "The Stand Still Agreement" کے نام سے جانا جاتا ہے۔. 15 دسمبر 1947 کو، اس نے حکومت ہند کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس کے تحت اس نے ریاست باسٹر کو حکومت ہند کے حوالے کر دیا کہ وہ مرکزی صوبوں اور بیرار (اب ریاست مدھیہ پردیش) کے ساتھ اس طرح ضم ہو جائے جیسے حکومت بھارت نے مناسب سمجھا۔

نتیجتاً ہندوستان میں حکومتوں کو 1 جنوری 1948 سے باسٹر ریاست پر خصوصی اور مکمل اختیار، دائرہ اختیار اور اختیارات حاصل ہو گئے۔

ریاست مدھیہ پردیش کی مقنّنہ نے مدھیہ پردیش ابالیشن آف پراپرائٹری رائٹس (اسٹیٹ، محل، ایلینیٹڈ لینڈ) ایکٹ، 1950 (مدھیہ پردیش ایکٹ I آف 1951) منظور کیا، جسے بعد ازاں ایکٹ کہا جاتا ہے، جس نے صدر کی منظوری حاصل کی۔ 22 جنوری 1951 کو ہندوستان کا۔ ایکٹ کی تمہید میں کہا گیا تھا کہ یہ مدھیہ پردیش میں جائدادوں، محلوں، اجنبی دیہاتوں اور اجنبی زمینوں کے مالکان کے حقوق کے حصول اور اس سے جڑے دیگر معاملات کے لیے انتظامات کرنے کے لیے تھا۔ ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت، ریاستی حکومت میں ملکیتی حقوق کی فراہمی کچھ شرائط پر ہوتی ہے، جن کا اس سیکشن میں ذکر کیا گیا ہے، ان کی تعمیل کی جا رہی ہے۔ 'مالک' کی تعریف سیکشن 2 شق (ایم) میں بیان کی گئی ہے اور یہ ہے۔

"تعلق میں....

(i) مرکزی صوبوں میں، ایک کمتر مالک، ایک محفوظ تھیکدار یا دیگر تھیکدار، یا محفوظ سربراہ؛

(ii) انضمام شدہ علاقوں کا مطلب ہے مدھیہ پردیش کے ساتھ ضم ہونے والی ہندوستانی ریاست کے سابق حکمران سمیت ایک مفدار، ایک زمیندار، علقدار، خورپوشدار یا جاگیردار واجب الارز کے معنی میں، یا کوئی سند، عمل یا کوئی دوسرا آلہ۔ اور گاؤں کا گاؤنٹیا یا تھیکدار جس کے سلسلے میں واجب الارز میں موجود دفعات کے تحت یا اس کے تحت ایسے گاؤں پر لاگو ہوتا ہے مفدار، گاونٹیا یا تھیکدار، جیسا کہ معاملہ ہو، حق رکھتا ہے۔ ایسے گاؤں میں زمین رکھنے والے افراد سے کرایہ یا محصول وصول کرنا؛

''محل'' کی تعریف دفعہ 2 (j) میں بیان کی گئی ہے اور یہ ہے۔

"محل" ضم شدہ علاقوں کے سلسلے میں، اس سے مراد رؤیت کے قبضے میں موجود زمین کے علاوہ کوئی اور علاقہ ہے جس کا الگ الگ تخمینہ زمینی محصول کے لیے کیا گیا ہے، چاہے ایسا زمینی محصول قابل ادائیگی ہو یا جاری کیا گیا ہو، اس کے لیے مرکب یا مکمل یا جزوی طور پر چھڑا لیا گیا ہو۔

"ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ نے استدلال کیا کہ وہ اب بھی ایک خودمختار حکمران ہے اور آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت اس کی درخواست کے شیڈول A اور B میں بیان کردہ دیہات کے مطلق مالک ہیں۔اس نے حکومت ہند کے ساتھ جو معاہدات کیے تھے، اس لیے ایکٹ کی دفعات اس پر لاگو نہیں ہوتی تھیں۔مزید یہ خیال کیا گیا تھا کہ ایکٹ کی دفعات کسی حکمران یا کسی کی نجی جائیداد پر لاگو نہیں ہوتیں۔حکمراں جس کا زمینی محصول سے اندازہ نہیں لگایا گیا تھا۔اس نے الحاق کے آلے کے آرٹیکل 6 اور انضمام کے معاہدے کے آرٹیکل 3 کے پہلے پیراگراف پر انحصار کیا۔ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر درخواست گزار کے حقوق الحاق کے آلے کے آرٹیکل 6 کے تحت انضمام کے معاہدے کے 3 کی خلاف ورزی کی گئی تھی یہ آئین کے آرٹیکل 363 کی دفعات سے واضح تھا کہ ان دونوں دستاویزات سے پیدا ہونے والے تنازعات میں عدالتوں کی مداخلت پر پابندی ہے۔ہائی کورٹ کی یہ بھی رائے تھی کہ آرٹیکل 362 آئین اپیل کنندہ کے لیے کوئی مددگار نہیں تھا۔

ایکٹ میں لفظ 'مالک' کی تعریف کا حوالہ دینے کے بعد، ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ ایکٹ کے سیکشن 2(m) میں 'مافیدار' کا لفظ کسی تنگ یا تکنیکی معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ایک 'مافیدار' نہ صرف وہ شخص تھا جس کو مفتی اراضی کی منظوری دی گئی تھی بلکہ وہ وہ شخص بھی تھا جس کے پاس زمین تھی جو" کرایہ یا ٹیکس" کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھی۔لفظ 'معافیدار' لازمی طور پر ریاست یا حکمران کی طرف سے گرانٹی پر جرمانہ عائد کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے ایک حکمران قابل فہم طور پر مفدار نہیں ہوسکتا ہے۔آئین کے آرٹیکل 366 (22) میں اس اظہار کا مطلب وہ اظہار 'سابق حکمران' کے اندر نہیں آیا جیسا کہ ایکٹ میں لفظ 'مالک' کی تعریف میں موجود ہے۔اظہار 'حکمران' جیسا کہ آرٹیکل 366 میں بیان کیا گیا ہے۔آئین کے 22) کا اطلاق صرف آئین کی دفعات کی تشریح کے لیے کیا گیا ہے۔ایکٹ میں دیے گئے اظہار 'سابق حکمران' کو اس لیے عام لغت کا مطلب دیا جانا چاہیے۔شارٹر آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے مطابق 'حکمران' کا مطلب ہے "وہ جو، یا وہ جو، اصول کا استعمال کرتا ہے، خاص طور پر ایک اعلیٰ یا خودمختار قسم کا۔جس کا کنٹرول، انتظام، یا کسی محدود دائرے میں سربراہی ہو"۔ہائی کورٹ نے اس کے مطابق یہ نظریہ لیا

کہ اگرچہ اپیل کنندہ نے ماضی میں اس طرح کے اصول کا استعمال کیا تھا۔ الحاق اور انضمام کے معاہدوں کے عمل میں آنے کے بعد اسے اپنے سابقہ ڈومین میں استعمال کرنا بند کر دیا تھا۔ اس کے مطابق اپیل کنندہ کو ایک سابق حکمران کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے اور وہ ایک مفدار ہونے کے ناطے ایکٹ میں لفظ 'مالک' کی تعریف میں آتا ہے۔

اس سوال پر کہ آیا آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت درخواست کے شیڈول اے اور بی میں ذکر کردہ دیہات کسی بھی زمرے میں آتے ہیں، "جائیداد، محل، الگ الگ زمین"، پر بھی ہائی کورٹ نے غور کیا۔ اس کی رائے میں وہ املاک یا اجنبی زمینوں کے زمرے میں نہیں آتے تھے بلکہ وہ محلوں کے زمرے میں آتے تھے۔ ایکٹ کے سیکشن 2(j) میں 'محل' کی تعریف کے مطابق زمین کی آمدنی کے لیے الگ سے اندازہ لگایا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ کے مطابق ان کا زمینی محصول میں تخمینہ نہیں لگایا گیا تھا لیکن ریاست مدھیہ پردیش کی جانب سے اس سے انکار کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ کی رائے تھی کہ ان حالات میں اپیل کنندہ کے لیے یہ ثابت کرنا تھا کہ زیر بحث دیہاتوں کا کبھی بھی زمینی محصول میں تخمینہ نہیں لگایا گیا تھا لیکن اس اثر کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا تھا۔ اس کے برعکس، ایس ہائی کورٹ کے مطابق، ریکارڈ پر موجود دستاویزات سے یہ ظاہر ہوگا کہ 'بھنڈر گاؤں' کے نام سے جانے والے دیہاتوں کا تخمینہ زمینی محصول میں کیا گیا تھا۔ جیسا کہ شیڈول اے کے باقی گاؤں اور شیڈول بی کے دیہات، ہائی کورٹ کے فیصلے کی تاریخ تک، حکومت ہند کی طرف سے اپیل کنندہ کی نجی ملکیت کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا جیسا کہ اس کے دوسرے اور تیسرے پیراگراف کی ضرورت ہے۔ انضمام کا معاہدہ، اپیل کنندہ ان پر اپنی ملکیت کا دعویٰ نہیں کر سکتا تھا۔ ہائی کورٹ نے اس کے مطابق آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت ان کی درخواست کو خارج کر دیا۔

ہمارے سامنے بنیادی طور پر دو سوالات پر زور دیا گیا تھا (1) کیا اپیل کنندہ ایکٹ میں اس اظہار کے معنی کے اندر مالک ہے اور (2) کیا زیر بحث گاؤں ایکٹ میں موجود لفظ 'محل' کی تعریف میں آتے ہیں؟ . اپیل کنندہ کی جانب سے یہ بھی زور دیا گیا تھا کہ ایکٹ انضمام کے معاہدے کے آرٹیکل 3 کے تحت ضمانت یافتہ اپیل کنندہ کے حقوق کو شکست نہیں دے سکتا۔ تاہم، یہ ہمارے لیے واضح نظر آتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 363

(1) کی دفعات کے پیشِ نظر انضمام کے معاہدے یا الحاق کے آلے سے پیدا ہونے والے کسی بھی تنازع کی تحقیقات کرنا عدالتوں کے اختیار سے باہر ہے۔ ہائی کورٹ نے اس نکتے کے خلاف درست فیصلہ کیا۔

اپیل کنندہ پہلے نکتے کے حوالے سے ہم پہلے غور کریں گے کہ آیا اپیل کنندہ ایکٹ کے مقاصد کے لیے سابق حکمران ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ حقیقت میں اس نے اپنی ریاست کو مرکزی صوبوں اور بیرار (اب ریاست مدھیہ پردیش) کے ساتھ اس طرح ضم کرنے کے لیے حکومت ہند کو سونپ دیا جس طرح حکومت ہند نے مناسب سمجھا۔ اس نے مزید حکومت ہند کو اپنی ریاست کی حکمرانی کے سلسلے میں مکمل اور خصوصی اختیار، دائرہ اختیار اور اختیارات سونپ دیے جب انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ یکم جنوری 1948 سے اس ریاست کا نظم و نسق حکومت ہند کو منتقل کر دیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ آیا دستور ہند کے آرٹیکل 366 (22) کی دفعات کے ذریعہ آئین کے مقاصد کے لئے حکمران کے طور پر اس کی پہچان آئین کے علاوہ دیگر مقاصد کے لئے حکمران کے طور پر ان کی حیثیت کو برقرار رکھتی ہے۔ آرٹیکل 366 (22) کہتا ہے:

"حکمران" کا مطلب کسی ہندوستانی ریاست کے تعلق سے/ پرنس، چیف یا کوئی دوسرا شخص ہے جس کے ذریعے ایسا کوئی عہد یا معاہدہ جس کا ذکر آرٹیکل 291 کی شق (1) میں کیا گیا ہے اور جسے فی الحال تسلیم کیا گیا ہے۔ صدر ریاست کے حکمران کے طور پر، اور اس میں کوئی بھی ایسا شخص شامل ہوتا ہے جسے صدر وقت کے لیے ایسے حکمران کے جانشین کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

آرٹیکل 291 سے مراد حکمرانوں کو قابل ادائیگی پرائیو پرس ہے۔ یہ بیان کرتا ہے:

"جہاں اس آئین کے آغاز سے پہلے کسی بھی ہندوستانی ریاست کے حکمران کی طرف سے کیے گئے کسی بھی عہد یا معاہدے کے تحت، کسی بھی رقوم کی ادائیگی، ٹیکس کے بغیر، حکومت ہند کی طرف سے کسی بھی حکمران کو ضمانت یا یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ ایسی ریاست جیسے پرائیو پرس_''

(a) ایسی رقوم ہندوستان کے کنسولیڈیٹڈ فنڈ پر وصول کی جائیں گی اور اس سے

ادا کی جائیں گی۔اور

(b) کسی بھی حکمران کوادا کی گئی رقوم آمدنی پر تمام ٹیکسوں سے مستثنیٰ ہوں گی۔

" آرٹیکل 291 سے مراد آئین کے آغاز سے پہلے کسی بھی ہندوستانی ریاست کے حکمران کی طرف سے کیا گیا کوئی عہد یا معاہدہ ہے۔اس آرٹیکل میں جس عہد یا معاہدے کا حوالہ دیا گیا ہےاس میں یقینی طور پر الحاق کا آلہ اور انضمام کا معاہدہ شامل ہے۔ انضمام کا اثر معاہدہ واضح طور پر ایک ایسا معاہدہ ہے جس کے ذریعے حقیقت میں کسی ہندوستانی ریاست کا حکمران حکمران رہنا ختم کر دیتا ہےلیکن آئین کے مقاصد اور پرائیو پرس کی ضمانت کے مقاصد کے لیے، وہ ایک حکمران ہے جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 366 (22) میں بیان کیا گیا ہے۔آرٹیکل 366 (22) کی دفعات میں ایسا کچھ نہیں ہے جس کے تحت عدالت ایسے شخص کو آئین سے باہر کے مقاصد کے لیے بطور حکمران تسلیم کرے۔ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے بجا طور پر کہا کہ اپیل کنندہ سابق حکمران تھا آئین کے آرٹیکل 366 (22) نے اسے ایکٹ کے مقاصد کے لیے حکمران نہیں بنایا۔ چونکہ اپیل کنندہ 'سابق حکمران' تھا، اس لیے وہ ان افراد کے طبقے میں تھا جو خاص طور پر ' کی تعریف میں نام کے ساتھ شامل تھے۔ مالک' اور اس لیے واضح طور پر ایکٹ کے دائرہ کار میں۔

یہ کہ اپیل کنندہ نہ صرف سابق حکمران تھا بلکہ ایک مفدّر بھی ہمیں صاف نظر آتا ہے۔مفعول کا عام لغت کا مطلب ہے " رہائی یافتہ، مستثنیٰ، کرایہ یا ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ، کرایہ سے پاک" اور مفدار " کرائے سے پاک زمین کا حامل، گرانٹی" ہے۔ ہائی کورٹ میں یہ بات عام تھی کہ زیر بحث دیہات کرایہ یا ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھے۔ ہماری رائے میں، ہائی کورٹ نے بجا طور پر یہ موقف اختیار کیا کہ 'معافیدار' کا اظہار لازمی طور پر کسی ریاست یا ریاست کے حکمران سے گرانٹی تک محدود نہیں تھا۔مفدار وہ شخص ہوسکتا ہے جو زمین کا مالک ہو جسے کرایہ یا ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ کیا گیا ہو۔ ہماری رائے میں، اپیل کنندہ یقینی طور پر مدھیہ پردیش کے ساتھ ضم ہونے والی ہندوستانی ریاست کے 'سابق حکمران' ہونے کے علاوہ 'مافی ڈار' کے اظہار میں آیا تھا۔

تاہم، اپیل کنندہ کی جانب سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ تعریف کا سب سے اہم حصہ اختتامی حصہ تھا جہاں یہ کہا گیا تھا کہ مفدّر کی صورت میں وہ ایسا شخص ہونا چاہیے جو واجب میں موجود دفعات کے تحت یا اس کے تحت ہو۔ الارز اپنے گاؤں پر لاگو ہوتا ہے، ایسے گاؤں میں زمین رکھنے والے افراد سے کرایہ یا محصول وصول کرنے کا حق رکھتا تھا۔ یہ استدلال کیا گیا کہ اگر اپیل کنندہ مفسر تھا تب بھی اس میں یہ ظاہر کرنے کی کوئی چیز نہیں تھی کہ اس کے زیر قبضہ کسی گاؤں کے حوالے سے یہ واجب الارز میں درج ہے کہ اسے مالکان سے کرایہ یا محصول وصول کرنے کا حق حاصل ہے۔ ایسے گاؤں میں زمین اپیل کنندہ کی جانب سے ہائی کورٹ میں دائر کی گئی آئین کے آرٹس 226 اور 227 کے تحت دائر درخواست میں کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ اگر اسے مفعول بھی سمجھا جاتا ہے تو اسے واجب الارض میں داخل نہیں کیا گیا۔ اس کے موفی دیہاتوں کے بارے میں کہ اسے ایسے گاؤں میں زمین رکھنے والے افراد سے کرایہ یا محصول وصول کرنے کا حق ہے۔ ہائی کورٹ کے فیصلے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سامنے ایسی کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی تھی۔ آئین کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت سٹرفکیٹ کی درخواست میں ہمیں اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس عدالت میں دائر مقدمہ کے بیان میں بھی اس حقیقت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس طرح ریکارڈ پر کوئی ایسا مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ اپیل کنندہ کو بطور مفدار اپنے گاؤں میں زمین رکھنے والے افراد سے کرایہ یا محصول وصول کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس حقیقت کو ثابت کرنے کا بوجھ اپیل کنندہ پر تھا جسے اس نے کبھی پورا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لہٰذا اپیل کنندہ کی جانب سے اس دعوے کو قبول کرنا ناممکن ہے جو اپیل کنندہ کی جانب سے کی گئی گذارشات کے دوران ہمارے سامنے پہلی بار اٹھایا گیا تھا۔ 'محل' کی تعریف سے پیدا ہونے والے دوسرے نکتے کے بارے میں، ہائی کورٹ نے یقینی طور پر پایا کہ درخواست گزار نے یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں دیا تھا کہ زیر بحث دیہاتوں کا زمینی محصول میں اندازہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے برعکس، ریکارڈ پر موجود بھنڈر دیہات کے دستاویزات سے کم از کم یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان دیہاتوں کا تخمینہ لینڈ ریونیو سے کیا گیا تھا۔ چونکہ یہ حقیقت کا سوال تھا کہ آیا گاؤں کا تخمینہ زمینی محصول میں لگایا گیا تھا، جسے ریاست مدھیہ پردیش کی جانب سے مسترد کر دیا گیا تھا، ہائی کورٹ نے بجا طور پر کہا

کہ اس سلسلے میں اپیل کنندہ کی دلیل کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک دوسرے دیہات کا تعلق ہے، آئین کے آرٹیکل 226 اور 227 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست کے شیڈول اے اور بی میں ہائی کورٹ نے، ہماری رائے میں، بجا طور پر کہا کہ یہ درخواست قابل سماعت نہیں ہے کیونکہ ان دیہاتوں کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کی نجی ملکیت کے طور پر حکومت ہند۔ ہماری رائے میں، اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document